إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دار الامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸ | یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۹ھ | ۸ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۸ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۰۴

قرآن و احادیث کی رُو سے جماعت احمدیہ میں خلافت

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ اپریل میں جو ۳ مئی کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا مسئلہ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"ہم تو حضرت مسیح موعود کے خلفاء کی سند مانگتے ہیں۔ وہ پیش کیجئے۔ قرآن کریم سے۔ حدیث سے اور حضرت مسیح موعود کی کتب سے۔ کہیں سے اس کی دلیل اور سند پیش کیجئے"۔

گویا مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کے اجراء کا کہیں ذکر نہیں۔ نہ قرآن میں نہ احادیث میں۔ اور نہ ہی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں۔ اور انہیں اس بات پر اس قدر وثوق ہے۔ کہ وہ ہم سے اُس دلیل اور سند کا مطالبہ فرماتے ہیں جس کے ماتحت ہم خلافت کے قیام اور اس کی کامل اطاعت کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں:۔

ذیل میں قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بعثت اولین میں ہوئی۔ اسی طرح آپ کی ایک اور بعثت آخرین میں ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ آخرین منہم کا مصداق جماعت احمدیہ ہے۔ چنانچہ آپ "ایک غلطی کا ازالہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ بروز صحیح نہ ہوتا۔ تو پھر آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رض کیوں ٹھہرتے"۔

اسی طرح حضور علیہ السلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے۔ ع

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

پس بروز کے اپنے اصل کے ساتھ کامل مشابہت رکھنے کی وجہ سے ضروری تھا۔ کہ جس طرح اولین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا۔ اسی طرح آخرین میں بھی مسیح موعود کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوتا۔ تا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز ہیں۔ اسی طرح آپ کے خلفاء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کے بروز ثابت ہوں۔ اور جماعت احمدیہ جماعت صحابہ رض کی مثیل۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ رض سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

احادیث سے خلافت کا ثبوت اس طرح ملتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشگوئی مسیح موعود کے متعلق فرمایا۔ کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے حکم عدل بنا کر بھیجا۔ اس حدیث کی تشریح میں فرمایا:۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۱۲)

بالفاظ دیگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت جاری ہوگا۔ اور اس کا ایک بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ جانشین کے معنے خلیفہ کے ہی ہیں۔ جیسا کہ شہادۃ القرآن ص ۵۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "افسوس ہے۔ کہ ایسے خیال پر جمنے والے خلیفہ کے لفظ کو بھی جو استخلاف سے مفہوم ہوتا ہے۔ تدبر سے نہیں سوچتے کیونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں"۔

پھر احادیث سے خلافت کا اس رنگ میں بھی ثبوت ملتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما کانت النبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ کہ کبھی کوئی

نبوت ایسی نہیں ہوئی۔ جس کے معاً بعد خلافت کا سلسلہ جاری نہ ہؤا ہو۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

تو اس حدیث کے ماتحت ضروری تھا۔ کہ آپ کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ جاری ہو۔

ایک اور حدیث میں جو ترمذی میں آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لایجمع امتی اوقال امۃ محمد علی ضلالۃ کہ اللہ تعالےٰ میری امت کا (یا امت محمدیہ کا) کبھی ضلالت پر اجماع نہیں ہونے دے گا۔

اس حدیث سے بھی مسئلہ خلافت کی صداقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد تمام جماعت احمدیہ کا اجماع مسئلہ خلافت پر ہؤا۔ حتیٰ کہ وہ جو بعد میں منکرین خلافت میں شامل ہو گئے انہوں نے بھی اپنے دستخطوں سے خلافت کے قیام کو مطابق الوصیت قرار دے دیا۔ پس جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع جو مسئلہ خلافت پر ہؤا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث کے مطابق اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت جماعت احمدیہ میں خود خدا نے جاری فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا ثبوت ایک دوسرے مضمون میں جو آج اخبار میں درج ہے پیش کیا گیا ہے

دعوۃ عامہ کے زیر انتظام تبلیغ احمدیت

۳ ہجرت ۱۳۱۹ ہش کے لئے قادیان کی جن دوستوں سے دفتر دعوۃ عامہ کی طرف سے قادیان کے ملحقہ دیہات میں جمعہ پڑھانے کے لئے جانے کی درخواست کی گئی تھی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اصحاب گئے۔

(۱) مولوی عبد الاحد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ (۲) مولوی محمد علی صاحب اظہر (۳) ماسٹر ماموں خان صاحب (۴) حکیم رحمت اللہ صاحب (۵) مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور (۶) مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی (۷) قریشی محمد احسن صاحب (۸) مولوی محمد عثمان صاحب (۹) بابو محمد ایوب صاحب (۱۰) مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری (۱۱) مستری فضل حق صاحب (۱۲) حافظ مبارک احمد صاحب (۱۳) ڈاکٹر گوہر علی صاحب

ہفتہ زیر رپورٹ میں فیروز پور شہر۔ شاہ مسکین۔ بیگم پورہ کنڈھی کے ۳۰ آدمیوں کی طرف سے ۱۳ نئے احمدی بنانے کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب نے ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ اور مقررکردہ حلقہ میں روانہ ہو گئے۔ ایک ٹریکٹ "مہاجرین قادیان" اور ایک چٹھی مطبوعہ قادیان و بیرونی جماعتوں کو روانہ کی گئی۔ تا دوست اپنے اپنے اوقات تبلیغ کے لئے وقف کریں ؛

خاکسار مہتمم دعوۃ عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت کراچی پہنچ گئے

کراچی صدر ۵ مئی۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع خدام بخیریت کراچی پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ حضور اور حضور کے خدام کا ڈاک اور تار کا پتہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کراچی صدر ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج ایک بجکر پندرہ منٹ پر کراچی سے حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کے نام تار ارسال فرمایا۔ جو ۵ بجکر پندرہ منٹ پر یہاں پہونچا۔ تار میں حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہم سب بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ حضرت ام المومنین اور دیگر افراد خاندان کو اطلاع دے دی جائے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کی برات آج میاں عبد الرحیم صاحب کے گھر گئی۔ جن کی لڑکی حمیدہ بیگم سے مولوی صاحب کا نکاح ہو چکا ہے۔ برات میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور بعض دیگر اصحاب بھی شریک تھے۔ براتیوں کو کھانا کھلایا گیا۔ شام کو رخصتانہ ہؤا ؛

شکر الٰہی اور شکریۂ احباب

میرے بڑے لڑکے داؤد احمد سلمہ اللہ کو بوخرے سے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں بیمار تھا۔ اور میرے منجھلے لڑکے مسعود احمد سلمہ اللہ کو جو قادیان میں اسی بیماری میں مبتلا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آرام ہو گیا ہے۔ یہ محض اس شافیٔ مطلق کی مہربانی ہے۔ سب حکمتیں اور رحمتیں اور عفو اور درگذر اسی ذات والاصفات پر موقوف ہیں۔ پس سب سے اول میں اس قادر مطلق کا شکر ادا کرتا ہوں۔ پھر تمام پرسان حال اور دعا کرنے والے اور عیادت کرنے والے دوستوں اور خواتین کا شکر گذار ہوں۔ بالخصوص ان ڈاکٹر صاحبان اور سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل اور دوسرے احباب کا جو مسافرت اور بے وطنی میں میرے لڑکے کی خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ تمام مہربانوں پر خود مہربانی فرمائے۔ ان کا متکفل ہو۔ ان کی ضروریات کا عامل ہو۔ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر کہ ہم سب تیرے محتاج ہیں۔

سید محمد اسحٰق

منظور شدہ امیدواران ملازمت

قادیان ۵ مئی۔ آج تحقیقاتی کمیشن نے مندرجہ ذیل امیدوار ملازمت صدر انجمن احمدیہ کے لئے منتخب کئے۔

(۱) محمد احمد صاحب ولد محمد عامل صاحب بھاگلپوری
(۲) سید منعم الحسن صاحب
(۳) محمد عبد الکریم صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم
(۴) قاضی محمد بشیر صاحب ولد حکیم محمد حسین صاحب
(۵) عبد القادر صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
(۶) محمد شریف صاحب ولد نور محمد صاحب
(۷) محمد عبد اللہ صاحب ولد منشی شیخ محمد صاحب
(۸) عبد الرشید صاحب ولد امام الدین صاحب
(۹) مختار احمد صاحب ولد شاہ دین صاحب
(۱۰) محمد بشیر الدین صاحب ولد محمد رمضان صاحب

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات

جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:۔
"آج یہ خلافت جس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی ساری الوصیت پڑھ جاؤ۔ کہیں خلافت کا ذکر تک نہیں ملے گا۔ لیکن آج سارا زور ہی خلافت پر ہے۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۸- اپریل)

محبوب آقا کی موت اور جدائی کا تصور بھی مومن نہیں کرسکتے۔ کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلص صحابہ کا ذہن حضور کی زندگی میں اس طرف جایا کرتا تھا۔ کہ آپ کی وفات کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ بلکہ حضور کی واقعی وفات کے وقت بھی بعض فرطِ محبت کے باعث یہ نہ مانتے تھے۔ کہ آپ فوت ہوگئے ہیں حضرت عمر رضؓ تلوار سونت کر کھڑے ہوجاتا کہ جو کہے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ کیا تاریخ کا ایک ناقابل فراموش واقعہ نہیں ہے؟ سو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کسی کو خلافت کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ تو اس کا باعث صرف وہ زندہ اور بے نظیر محبت تھی۔ جو حضور کے خدام کو آپ کی ذات اقدس سے تھی۔ آج بھی سینکڑوں صحابہ موجود ہیں۔ کیا وہ یہ تصور کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت اقدس فوت ہوکر ہم سے جدا ہوجائیں گے۔ موت ایک یقینی امر ہے۔ مگر جہاں بے مثل محبت ہو۔ وہاں اس کا تصور نہیں ہوا کرتا۔ لیکن اس بات سے یہ استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت نہ تھی یا حضور علیہ السلام نے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حوالجات تحریر کرتا ہوں۔ جن سے ظاہر ہے کہ حضور کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خلافت جاری ہونے والی تھی۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۔ "دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔" (سبز اشتہار)

اس عبارت میں ذریت مسیح موعود علیہ السلام میں سے خلفاء کے ہونے کا ذکر ہے:۔

۲۔ "صوفیاء نے لکھا ہے۔ کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا۔ کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالےٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائیگا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے . . . . ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے ہمارا نام بھی شیخ رکھا ہے۔ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ۔"
(الحکم ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء)

اس مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی مستقل سنت بتا کر اپنے بعد سلسلہ خلافت کے جاری ہونے کو بالصراحت بیان فرمایا ہے۔

۳۔ "غرض (اللہ تعالےٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔" (الوصیت ص۶)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی تسلسل میں جماعت احمدیہ کو اپنی وفات کے قریب ہونے کی خبر دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔
"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔" (الوصیت ص۷)

رسالہ "الوصیت" کے ان دو اقتباسات سے مسئلہ نبوت اور خلافت کا حل ہوجاتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہ ہوتے تو اس جگہ یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی اس قدیم سنت کو ترک کرے گا یا نہیں۔ جو وہ نبیوں اور رسولوں کے بارے میں ظاہر کرتا رہا ہے۔ پھر جب حضور علیہ السلام کے نبی ہونے کے باعث اللہ تعالےٰ اس جگہ بھی دو سنتیں ظاہر کرنے والا تھا۔ ایک نبی کی زندگی میں۔ اور ایک اس کی وفات کے بعد۔ اور دوسری سنت قدرت ثانیہ یعنی خلافت سے متعلق تھی۔ جیسا کہ حضور نے آیت استخلاف پیش کر کے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مثال ذکر فرما کر بالکل واضح کر دیا ہے۔ تو اب کون مخلص احمدی ہے۔ جو کہہ سکے۔ کہ "الوصیت" میں خلافت کا ذکر تک نہیں ملتا۔ بے شک آج جناب مولوی محمد علی صاحب کو یہ ذکر نہیں ملتا۔ مگر ۱۹۰۸ء میں تو وہ خود اور ان کے جملہ ساتھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کو الوصیت کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے موافق قرار دے کر مان چکے ہیں۔ بہرحال "الوصیت" میں بھی خلافت کا ذکر موجود ہے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
وقد اشیر فی بعض الاحادیث ان المسیح الموعود والدجال المعھود یظھران فی بعض البلاد المشرقیۃ یعنی فی ممالک الھند ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق۔ (ص۱۴)

ترجمہ۔ "بعض حدیثوں میں یہ اشارہ موجود ہے کہ مسیح موعود اور دجال مشرقی ملکوں میں ظاہر ہونگے یعنی ملک ہند میں۔ پھر مسیح موعود خود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ سرزمین دمشق کی طرف سفر کرے گا۔"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہونے والا تھا۔ اور آپ کے بعد متعدد خلفاء ہونے والے ہیں:۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقدس زندگی کی آخری گھڑیوں میں رسالہ "پیغام صلح" مرتب فرمایا۔ اس میں حضور نے ہندو صاحبان کو جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک معاہدہ کرنے کی دعوت دی۔ جس کے رو سے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سے باز آنے کا اقرار کریں۔ اس معاہدہ کے مضمون کے ذکر پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے اس لئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں۔ در اصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔" (صلا)

پھر اسی صفحہ پر حضور ہندوؤں کی طرف سے معاہدہ کے مضمون کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ یہ لکھیں:۔

"اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جماعت احمدیہ آپ کے بعد بھی ایسے پیشرو کے ماتحت رہنے والی تھی۔ جو جماعت کے لئے واجب الاطاعت ہوگا۔ سو یہ عبارت بھی سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے جاری ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے۔

اس بارے میں اللہ تعالے کی فعلی شہادت بھی واضح ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ مضمون ابھی ناتمام تھا۔ کہ حضور کا وصال ہو گیا۔ اور اسے جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں پڑھ کر سنایا۔ اور اس مضمون کی تمہید میں خواجہ صاحب نے لکھا:۔

"آج اگرچہ وہ مقدس انسان ہم میں نہیں۔ لیکن اس کی پاک روح ہم میں ہر وقت کام کر رہی ہے۔ جناب مسیح موعود کے خدام جس قدر ہیں۔ اور جہاں جہاں۔ وہ ان وصایا پر جو اس مبارک پیغام میں ہیں۔ ہر طرح اور ہر وقت عمل کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ ہمارے موجودہ امام میرے سید و آقا حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے ذیل کی تحریر کے ذریعہ عالی حضرت مسیح موعود کے پیغام پر مہر تصدیق کر دی ہے۔ وھو ھٰذا:۔

برادر مکرم خواجہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی معہود کو دل سے سچا اور ان کے کاموں کو صداقت کے کام یقین کرتا رہا۔ اور اب تک اسی یقین پر ہوں۔ ایک ذرہ بھر ان کے خلاف کو ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں۔ جو کچھ آپ نے لکھا وہ سب کا سب مجھے قبول ہے۔

نورالدین ۲۴ جون ۱۹۰۸ء"

(پیغام صلح صفحہ الف)

معلوم ہوا کہ احمدی جماعت کے پیشرو سے مراد خلیفۃ المسیح ہے۔ اور احمدی جماعت کے واجب الاطاعت لیڈر سے بھی صرف خلیفہ مسیح موعود علیہ السلام مراد ہے۔ اللہ تعالے کے فعل نے بتا دیا۔ کہ رسالہ "پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو سکیم پیش فرمائی ہے۔ اس کی تکمیل سلسلہ خلافت کو تسلیم کئے بغیر ممکن نہیں۔ چنانچہ خواجہ صاحب مرحوم کو بھی لیکچر پڑھنے سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے اس کی تصدیق کی ضرورت پیش آئی۔ یہ تصدیق اس لئے نہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا بیان درست ہے۔ ایسا کرنا تو گستاخی تھی۔ یہ تصدیق صرف اس لئے تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بلحاظ احمدی جماعت کے پیشرو ہونے کے آج بھی اس ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ جو حضور نے اپنے آخری رسالہ میں آنے والے خلفاء کے ذمہ ڈالی ہے۔

یہ چند عبارتیں صاف بتا رہی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب نے یہ عبارتیں پہلے نہ پڑھی ہوں تو اب بنظر غور ملاحظہ فرمائیں۔ خاکسار ابو العطا جالندھری

تعلقات مابین کی اصلاح کے لئے

اسلام کی پُر امن تعلیم

آج دنیا بین الاقوامی منافقات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ زبانوں پر امن قائم کرنے کے دعوے ہیں۔ مگر اعمال فتنہ و فساد کے محرک ہیں۔ ان حالات میں جو حد درجہ تشویشناک اور انسانی قلوب کو مضطرب کرنے والے ہیں۔ ہمیں مذہبی نقطۂ نگاہ سے غور کرنا چاہیئے کہ باہمی عناد اور دشمنی کے متعلق مذہب کا کیا نظریہ ہے۔ اور وہ انسان کو اپنے دشمنوں سے کس قسم کا سلوک کرنے کی ہدایت کرتا ہے!

یہ امر تو ظاہر ہے۔ کہ دنیا میں رہتے ہوئے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس سے کسی کی دشمنی نہ ہو۔ تو یہ بعید از قیاس ہوگا۔ جب لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ تو ان میں اختلاف بھی ہوتا ہے۔ اور یہی اختلاف بڑھتے بڑھتے بعض دفعہ ناگوار صورت اختیار کر لیتا ہے پس دشمنی اور دشمنوں کی ہستی کو کلیۃً نا پید کرنے کی خواہش ناممکن العمل ہے۔ ہاں اس عناد کو بعض قیود کے ماتحت لایا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یہ قیود مناسب ہوں۔ تو فساد اس حد تک نہیں بڑھ سکتا۔ جو امن عالم کو توڑ کر لوگوں کے لئے جینا دوبھر کر دے

مذاہب عالم میں سے اس وقت دو مذاہب بہت اہمیت رکھتے ہیں ایک اسلام دوسرا عیسائیت۔ ان ہر دو مذاہب کی اگر تعلیم دیکھی جائے۔ تو عیسائیت بنی نوع انسان کی اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ کہ ہر حالت میں دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے ان سے محبت کا اظہار کرو۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے:۔

"میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو۔" (متی ۵/۴۴)

"جو تم سے عداوت رکھیں۔ ان کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں۔ ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں۔ ان کے لئے دعا مانگو" لوقا ۲۸-۲۷/۶

"جو تمہیں ستاتے ہیں ان کے واسطے برکت چاہو۔ برکت چاہو لعنت نہ کرو۔" (رومیوں ۱۲/۱۴)

"اے عزیزو اپنا انتقام نہ ہو بلکہ غضب کو موقعہ دو۔ خداوند کہتا ہے۔ انتقام لینا میرا کام ہے۔" (رومیوں ۱۲/۱۹)

"اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اسکو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو پانی پلا۔" رومیوں ۱۲/۲۰

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ تعلیم کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے کہ دشمنوں سے پیار کرو۔ ان سے کبھی کوئی انتقام نہ لو۔ بلکہ اگر وہ بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلاؤ۔ پیاسا ہو تو پانی پلاؤ۔ لیکن ساتھ ہی یہ اس قدر ناقابل عمل ہے کہ ایک بھی عیسائی ایسا نہیں جو اس پر عمل کر سکے۔ اور اگر کسی وقت اسے نافذ کر دیا جائے تو نتیجہ یہ ہو۔ کہ چوروں ڈاکوؤں کا دور دورہ ہو جائے۔ اور امن و امان بالکل مفقود ہو جائے۔ مثلاً یہی شق کہ دشمنوں سے انتقام نہ لو۔ اس پر دنیا کب ہمیشہ کے لئے عمل کر سکتی ہے۔ ایک آدھ دفعہ تو کسی دشمن کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ مگر انتقامی صفت کو کلیۃً مٹا دینے کی کوشش کرنا بالکل غلط ہے۔ اگر ایک ظالم دشمن اپنی ملکی حدود سے تجاوز کر کے کسی غیر ملک پر حملہ کر دے تو اس تعلیم کے ماتحت ضروری ہوگا۔ کہ فوجوں کو اس کے مقابلہ کے لئے نہ بھیجا جائے۔ اور سامان حرب سے کام نہ لیا جائے۔ لیکن کیا اس طرح ایک دن بھی دنیا میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اور کیا کوئی بھی سلیم العقل انسان کہہ سکتا ہے کہ انجیل کی بتائی ہوئی شاہراہ اس قابل ہے کہ انسان اس پر بے کھٹکے چل سکے۔

اس کے مقابلہ میں اسلام تمام تنازعات کو دو قسموں میں منقسم کرتا ہے۔ ایک وہ جن کا باعث مذہبی اختلاف ہوتا ہے۔ اور دوسرے وہ جن کا باعث کوئی دنیاوی جھگڑا ہوتا ہے۔ پھر دنیوی تنازعات کی بھی آگے دو قسمیں ہوتی ہیں ایک وہ جن کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایک وہ جن کا تعلق اعمال کے ساتھ ہوتا ہے۔ دل سے تعلق رکھنے والے تنازعات کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ کسی کا بغض اپنے دل میں نہ رکھو۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ تمہارے لئے یہ جائز ہی نہیں۔ کہ تم کسی دنیوی جھگڑے کی بنا پر اپنے کسی بھائی سے بولنا ترک کر دو۔ گویا اسلام کسی دوسرے کا اپنے دل میں بغض رکھنا انتہائی طور پر ناپسند کرتا ہے۔ پس اسلامی تعلیم کے ماتحت کسی کا بغض اپنے دل میں رکھنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ بغض ایک زہر ہے۔ جو اخلاق حسنہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ نسلوں اور پشتوں تک عداوت چلی جاتی ہے۔

عداوت کی دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق اعمال کے ساتھ ہوتا ہے یعنی صرف ذہنی عداوت ہی نہ ہو۔ بلکہ عملی طور پر بھی عداوت ظاہر ہو۔ اور انسان دوسرے کو دکھ پہنچانے میں لذت اور سرور محسوس کرتا ہو۔ ایسی عداوتوں کے متعلق اسلام دو حکم دیتا ہے اول یہ کہ اگر دوسرے کو معاف کر کے اس کی اصلاح ہو سکتی ہو تو تم معاف کر دو دوسرے یہ کہ اگر تم محسوس کرو۔ کہ معافی اسے اور زیادہ ظلم پر برانگیختہ کر دے گی۔ تو رائج الوقت قانون کے ماتحت جو کچھ مناسب سلوک اس سے کیا جا سکتا ہو وہ کرو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلها فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ۔

یہ تو دنیوی جھگڑوں سے متعلق اسلامی تعلیم تھی۔ اب ہم مذہبی عداوتوں کو لیتے ہیں۔ اسلام اس ضمن میں بھی ایک نرالا نظریہ پیش کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مذہبی اختلاف اور مذہبی عداوت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اسلام یہ کبھی تعلیم نہیں دیتا کہ جس سے کسی کو مذہبی اختلاف ہو۔ اسے اپنا دشمن سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اس ضمن میں اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ سب مذاہب کے متبعین کے ساتھ نیکی کا سلوک کرنا چاہیئے۔ پس جو لوگ مذہبی طور پر مسلمانوں سے کوئی دشمنی نہ رکھتے ہوں۔ اور اختلاف عقائد کی حد تک ہی رہتے ہوں۔ اسلامی تعلیم کے ماتحت ان سے حسن سلوک کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسلام یہ بھی کہتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو دین کے معاملہ میں جبر سے کام لیتے ہوں۔ اُن سے بالکل قطع تعلق رکھو۔ کیونکہ یہ غیرت کے خلاف ہے۔ کہ ایک شخص تمہارے دین کو جبراً برباد کرنا چاہے۔ اور خدا اور اس کے رسول کو گالیاں دے اور تم اس سے دوستی رکھو۔ چنانچہ ان ہر دو شقوں کا ذکر اللہ تعالےٰ اس آیت کریمہ میں فرماتا ہے۔ لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علیٰ اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولٰئک ھم الظالمون۔ (ممتحنہ ع ۲) کہ خدا تعالےٰ تمہیں ان لوگوں سے حسنِ سلوک کرنے سے منع نہیں فرماتا جنہوں نے تم سے کوئی مذہبی لڑائی نہیں کی۔ اور نہ تمہیں جبراً اپنے گھروں سے نکالا خدا تعالےٰ تو ان سے دوستی رکھنے سے منع فرماتا ہے۔ جنہوں نے دین کے بارہ میں تم سے جنگ کی۔ تمہیں اپنے گھروں سے نکالا اور تمہارے اخراج کے سلسلہ میں انہوں نے تمہارے دشمنوں کی مدد کی۔ ایسے ظالموں سے دوستی رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ پس اسلام اس معاملہ میں مومن سے غیرت صحیح کا مظاہرہ چاہتا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایسے معاملہ میں غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا قلب کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اور انسان رفتہ رفتہ خود بھی نفاق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

پھر اسلام ایک قاعدہ کلیہ کے رنگ میں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ کہ بدی کو جب بھی دور کرنا چاہو۔ ہمیشہ ایسے رنگ میں دور کرو جو موزوں اور مناسب ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دشمنی محبت سے بدل جائے گی۔ اس تعلیم کی صداقت ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نہایت عمدگی سے نظر آتی ہے بعض صحابہ کہتے ہیں۔ اسلام سے قبل ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کے ساتھ اسقدر بغض تھا۔ کہ ہمیں یہ گوارا بھی نہیں تھا کہ ہم آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھیں مگر اسلام لانے کے بعد ہمیں آپ سے اسقدر ہوگئی کہ پھر فرط محبت اور رعب کی وجہ سے ہم آپ کو نہ دیکھ سکے۔ یہ وہی ادفع بالتی ھی احسن کا کرشمہ تھا۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ دشمن گالیاں دیتا اور صحابہؓ محبت اور پیار سے اسلام کی تبلیغ کرتے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسلام کو مٹانے کا ارادہ رکھنے والے اس کی حفاظت کے لئے جانیں دینے والے بن گئے۔

غرض یہ تعلیم جو اسلام نے پیش کی ایسی جامع ہے۔ کہ نفسِ انسانی اس سے بالکل مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس تعلیم کے رو سے گویا اسلام بنی نوع انسان سے یہ کہتا ہے۔ کہ دشمن تو دنیا میں تمہارے ہوں گے مگر نفسانی رنگ میں تمہارا کوئی دشمن نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہو۔ تو دل میں اس کا بغض نہ رکھو۔ ہاں جو خدا اور اس کے رسول کا دشمن ہے۔ وہ تمہارا بھی یقیناً دشمن ہونا چاہیئے۔ اور گو تم اس کے افعال سے سخت کراہت رکھو تا دینی غیرت کا مادہ تمہارے دل سے نہ نکل جائے مگر اس کی ذات سے محبت رکھو تا اخوتِ انسانی میں فرق پیدا نہ ہو۔ البتہ یہ محبت اس رنگ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ تم ان کی مجالس میں بھی جا بیٹھو۔ اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا شروع کر دو۔ بلکہ ایسے موقع پر لا تقعد وا معھم کا حکم تمہارے سامنے رہنا چاہیئے۔ غرض تعلقات امن کی اصلاح کے لئے اسلام نے جو تعلیم پیش کی وہ ایسی پر امن ہے۔ کہ اس کی مثال صفحۂ ارض پر اور کسی مذہب میں نہیں مل سکتی۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ڈائننگ ہال کیلئے

چندہ کی پندرھویں قسط

اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرمائیں۔ اور تصریح کر دیں۔ کہ مہمانخانہ کے کھانے کے کمرہ کی تعمیر کیلئے ہے۔ اب میں اس چندہ کی پندرھویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب کرام جلد سے جلد مطلوبہ رقم پوری کرنے کی کوشش فرمائیں گے بالخصوص ہر مقام کی لجنہ اماء اللہ ضرور توجہ دیں گی۔

۱۸۰۔ حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب دھاڑی منڈی۔ عہ

۱۸۱۔ محمد حیات صاحب ملتان۔ ۱ر

۱۸۲۔ خدا بخش صاحب خانیوال عہ

۱۸۳۔ میاں مجید احمد صاحب۔ لاہور عما

۱۸۴۔ سید محمد حسین شاہ صاحب فیروز پور ۴ر عہ

۱۸۵۔ رحمت علی صاحب محمد آباد۔ عما

۱۸۶۔ جنرل سیکرٹری صاحب بنگال پراونشل انجمن ڈھاکہ ۹ر

۱۸۷۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب پنشنر قادیان عہر

۱۸۸۔ محبوب عالم صاحب آرہ ۴ر

۱۸۹۔ مولوی عبد الغفور صاحب عما

۱۹۰۔ اللہ بخش صاحب سیکھل پور عہ

۱۹۱۔ سلامت بیگم صاحبہ دختر منشی ہاشم علی صاحب سنوری۔ صہ

میزان [illegible]

گذشتہ میزان ۲۵۹۸/۸/۶ ہے۔ اور موجودہ میزان ۲۶/۱۲/- ہوتی ہے۔ اب باقی صرف ۶/۷/۱۴۷۴ روپیہ رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب اس تحریک کو پڑھتے ہی فوری توجہ فرمائیں گے۔

ناظر ضیافت

لنڈن میں تبلیغ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے یہود

یونیل آڈلٹ سکول میں مندرجہ بالا موضوع پر میں نے پرچہ پڑھا جس میں پہلے تو بائیبل سے اس عہد کا ذکر کیا جو بنی اسرائیل نے خدا سے کیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے کیا تھا۔ بنی اسرائیل نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ وہ خدا کی باتوں کو سنیں گے۔ پھر مضمون کو دو حصوں میں مذہبی اور پولیٹیکل میں تقسیم کر کے پہلے ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو پرانے عہد نامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ پھر پولیٹیکل تعلقات کا ذکر کیا اور بتایا۔ کہ مدینہ کے ارد گرد رہنے والے یہودی قبائل کو کیوں جلا وطن کیا گیا۔ نیز بنی قریظہ کے جوان مردوں کو قتل کرانے اور بچوں اور عورتوں کو غلام بنانے کے متعلق جو یورپین مورخین نے اعتراض کیا ہے۔ اس کا جواب دیا۔ اروِن واشنگٹن لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اس واقعہ کا ذکر کر کے لکھتا ہے۔

The massacre of Bni Quraza is pronounced one of the darkest page of his history

میں نے بتایا کہ اول تو یہ فیصلہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ دوسرے بائیبل میں پیشگوئیاں تھیں۔ کہ وہ اپنے بد اعمال کی پاداش میں قتل ہونگے اور ان کے مال و اسباب چھین لئے جائیں گے۔ تیسرے یہ فیصلہ کوئی ظالمانہ فیصلہ نہیں تھا۔ بلکہ بنو قریظہ کی مسلمہ الہامی کتب توریت کے مطابق تھا۔ چنانچہ استثناء باب ۲۰ آیت ۱۱۔۱۴ میں یہ لکھا ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ تیرے خلاف جنگ کریں تو تو ان کے شہر کا محاصرہ کرے۔ اور جب خدا اسے تیرے قبضہ میں دے دے۔ تو تو ہر مرد کو تلوار سے قتل کر اور بچوں اور عورتوں اور مویشیوں کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ پس سعد بن معاذ رضی کا فیصلہ یہود کی مسلمہ خدائی کتاب کے موافق تھا اور قابل اعتراض نہ تھا۔

آسمانی اور دنیاوی بادشاہت سے محرومیت

یہود نے پہلے مسیح علیہ السلام کے وقت میں عہد کو توڑا۔ اور خدا تعالےٰ کی بات سننے سے انکار کیا۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ مسیح نے فرمایا کہ اب تم سے آسمانی بادشاہت چھین لی جائے گی۔ اور ایک دوسری قوم کو دے دی جائے گی۔ چنانچہ نبوت کی نعمت ان سے چھین لی گئی۔ اس کا ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام سے پہلے تو کثرت سے بنی اسرائیل میں سے انبیاء مبعوث ہوئے لیکن مسیح علیہ السلام کے بعد ان میں سے صادق نبیوں کا آنا بند ہو گیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں انہیں عہد یاد دلایا گیا۔ اور انہیں سمجھایا گیا۔ کہ اگر وہ خدا تعالےٰ کی باتوں کو سنیں گے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مان لیں گے۔ تو پھر دوبارہ وہ کھوئی ہوئی نعمتوں کو پالیں گے۔ اور دونو قسم کی نعمتوں سے متمتع ہونگے۔ لیکن انہوں نے بجائے ایمان لانے کے آپ کے قتل کی تجویزیں کیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے بطور سزا انہیں نہ صرف آسمانی بادشاہت سے بلکہ دنیاوی بادشاہت سے بھی محروم کر دیا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک یہودیوں کی کسی ملک میں حکومت قائم نہ ہوئی۔ قرآن مجید میں ان کے متعلق جو پیشگوئیاں درج ہیں وہ بیان کیں۔ پھر گذشتہ صدیوں میں عیسائی حکومتوں نے جو یہودیوں سے سلوک کیا اس کا ذکر کیا۔ فلیپ آگسٹ نے ان کے تمام اموال پر قبضہ کر کے اور ان کے قرضے جو لوگوں کے ذمے تھے سب ضبط کر کے انہیں فرانس سے نکال دیا۔ پھر ۱۳۰۶ء میں فلیپ دی فیئر نے بھی وحشیانہ سلوک کے ساتھ انہیں پھر فرانس سے نکال دیا۔ بعض مقامات پر یہودی عورتوں نے غصہ سے دیوانگی کے جوش میں اپنے بچوں کو بلند جگہوں سے عیسائیوں کے اژدہام پر پھینک دیا۔ Chinon میں ایک خندق کھدوائی گئی۔ اور اس میں ایک سو ساٹھ یہودی مرد عورتیں اکٹھے جلائے گئے۔ اسی طرح دوسرے صوبوں میں کیا گیا۔ سپین میں ملکہ ازبیلا نے پندرھویں صدی میں تمام ان یہودیوں کو سپین چھوڑنے کا حکم دیا جنہوں نے عیسائی ہونے سے انکار کیا تھا۔ کوئی ان میں سے چاندی سونا اپنے ساتھ لے جانے کا مجاز نہ تھا۔ کنگ عمانوئیل نے ۱۴۹۷ء میں یہود کو نکل جانے کا حکم دیا۔ لیکن خفیہ طور پر یہ آرڈر جاری کیا۔ کہ چودہ سال تک کی عمر کے تمام بچے ان کی ماؤں سے چھین لئے جائیں اور پھر ان کی عیسائی مذہب کے موافق پرورش کی جائے۔ تو بہت سی عورتوں نے اپنے بچوں کو اس خیال سے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں نہ جائیں اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔ اسی طرح ۱۲۹۰ء میں کنگ ہنری سوم کے زمانہ میں یہود کو انگلستان سے نکال دیا گیا۔ اور ان کی سب جائداد اور قرضے وغیرہ بادشاہ کے قبضہ میں آئے۔

پریذیڈنٹ نے اختتام پر کہا۔ کہ ہم میں سے اکثر کو یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ یہود کے اس طرح سرگردان پھرنے کا باعث کیا ہے اور کیوں وہ نیشنل ہوم نہیں بنا سکتے۔ لیکن آج کے لیکچر سے ہمیں اس سوال کا تسلی بخش جواب مل گیا ہے۔ پھر سوالات کے جوابات دیئے گئے

ایک مصری سے گفتگو

ایک مصری دوست ہمارے قریب رہتے ہیں

ان سے انسانی پیدائش، درقیامت وغیرہ مسائل پر بحث کے دوران میں حضرت آدمؑ کی نبوت اور رسالت پر گفتگو شروع ہو گئی انہوں نے کہا حضرت آدمؑ رسول نہ تھے بلکہ صرف نبی تھے ہر رسول نبی اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ میں نے کہا ہر نبی رسول اور ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں دونوں کی غرض ایک ہی بیان کی گئی ہے۔ فرمایا۔ رسلا مبشرین ومنذرین اور دوسرے مقام پر فرمایا۔ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن اور دوسرے مقام پر فرمایا۔ مایاتیھم من نبی الا کانوا بہ یستھزؤن۔ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ اسے امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع دیتا ہے وہ نبی کہلاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کیلئے مامور ہوتا ہے۔ وہ رسول کہلاتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ کہ حضرت ہارون رسول تھے نبی نہ تھے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کر دیں تو آپ کا دعویٰ صحیح ہو گا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ جب حضرت موسیٰؑ انہیں بنی اسرائیل میں چھوڑ کر کوہ طور پر گئے۔ تو انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں بنی اسرائیل میں تفرقہ نہ پیدا ہو جائے سختی سے کام نہ لیا اگر وہ نبی ہوتے تو انہیں خدا کی طرف سے اس کا علم دیدیا جاتا۔ پس وہ صرف رسول تھے نبی نہ تھے۔ میں نے کہا اچھا تو آپ اس آیت کے متعلق کیا فرمائیں گے۔ ووھبنا لہ من رحمتنا اخاہ ھارون نبیا۔ کہنے لگے۔ کیا یہ قرآن میں ہے۔ میں نے کہا ہاں موجود ہے لائیے قرآن میں آپ کو نکال دیتا ہوں۔ پھر خاموش ہو گئے۔

ایک مجلس میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر

مسٹر شبت او۔ بی۔ ای نے چند معزز اشخاص کو اپنے مکان پر مدعو کیا۔ عزیزم چوہدری انور احمد صاحب بھی منجملہ مدعوین تھے۔ اس تقریب پر تمام مدعوین نے چار چار پانچ پانچ منٹ کی تقریر کی۔ مسٹر لوگ نے جن کی شاہی حلقہ میں بھی رسائی ہے بیان کیا۔ کہ دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور نہ آئے اس کے بعد چوہدری انور احمد صاحب کی باری تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مژدہ سنایا اور جماعت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ تذکرۃ الشہادتین بیان کی۔ کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور ایک وقت آئیگا۔ کہ تمام دنیا میں صرف یہی مذہب عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سوالات کئے اور قادیان وغیرہ کے متعلق دریافت کیا۔ ڈاکٹر مسکر برونلر جو چند سال ہوئے۔ قادیان تشریف لے گئے تھے انہوں نے حاضرین کو بتایا۔ کہ میں خود قادیان مسیح موعودؑ کے ظہور کی جگہ دیکھ آیا ہوا ہوں۔

ایک کیتھولک پادری سے گفتگو

عزیزم سید مختار احمد جس کالج میں تعلیم پاتے ہیں وہ شروع سال سے ریڈنگ چلا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ بھی ریڈنگ میں رہتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اتوار کو یہاں آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جس مکان میں وہ رہتے ہیں۔ وہاں ایک نوجوان کیتھولک پادری آیا۔ جس سے رات کے بارہ بجے تک مسئلہ کفارہ۔ الوہیت مسیح وغیرہ امور پر گفتگو ہوئی۔ لیکن کسی سوال کا معقول

M.E. 324

کاٹنے سے پہلے بونا ضروری ہے!

اگر ہم اپنے آباء کو کسی وجہ سے کوس سکتے ہیں۔ تو اس کی یہ وجہ ہرگز نہیں کہ وہ حکمت اور عملی فلسفہ سے عاری تھے۔ زندگی کے متعلق ان کے تجویز کردہ کتنے اصول و قواعد ہیں۔ جن پر ہم آج بھی عمل کرتے ہیں۔

"اگر آپ کچھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے بونا ضروری ہے۔" پرانا مقولہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی اجر اور صلہ کی امید رکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ روپیہ اور بعض اوقات کافی روپیہ صرف کیا جائے۔ کیا تجارت صنعت اور زراعت میں یہی اصل کارگر نہیں؟ یہی قاعدہ طبی اور معاشرتی حلقہ میں بھی اطلاق پاتا ہے۔ مثلاً بیماریوں کا مقابلہ بہت سے اخراجات چاہتا ہے۔ اور عموماً کسی نتیجہ کو دیکھنے سے پہلے ہمیں کافی عرصہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ملیریا کے متعلق یہ بات خاص طور پر نظر آتی ہے۔ کیونکہ یہاں بہت اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ کئی ایک تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ پانی کے نکاس کی طرف گہری توجہ کرنا ہوگی۔ اور ہر وہ چیز جو مچھروں کا مامن ہو (مچھر جو اس بیماری کو پھیلانے کا ذریعہ ہیں) برباد کرنی ہوگی۔ لوگوں کو ملیریا سے بچانے اور اس کے علاج کے لئے کونین تقسیم کرنا ہوگی۔

آخری تدبیر علی الخصوص سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیا لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن نے جو ملیریا کے بڑے بڑے ماہرین پر مشتمل ہے۔ اس امر کی سفارش نہیں کی۔ کہ پانچ سے سات دن تک روزانہ پندرہ سے بیس گرین کونین کی خوراک استعمال کرنا چاہئے اور اس بیماری سے بچنے کے لئے بخار کے موسم میں اور تھوڑا عرصہ بعد بھی روزانہ چھ گرین خوراک استعمال کرنی چاہئے۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ مجریہ ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۱۲۴ پر اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ کونین چونکہ بے ضرر چیز ہے۔ اس لئے مستقل طبی نگرانی کے بغیر ماتحت سٹاف بھی اسے استعمال کرا سکتا ہے۔ حالانکہ دوسرے مرکبات پر ایسی نگرانی ضروری ہے۔

اگر ہم ان تمام ضروری اقدامات کے اخراجات کا اندازہ لگائیں جو عمل میں لانے پڑتے ہیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ کس قدر خطیر رقوم صرف ہوتی ہیں۔ لیکن اس سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ اس روپے کی قیمت سے جو خرچ ہوتا ہے۔ بہت زیادہ ہیں۔

جب ایک ملک کا ملک اپنے باشندوں کو کامل صحت اور طاقت کے ساتھ پاتا ہے۔ تا وہ اپنے کام کو پوری استعداد و قابلیت سے سرانجام دے سکیں۔ تو یہ یقیناً ایک بہت معاوضہ ہوگا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ مئی۔ جرمنی نے رومانیہ سے موجودہ مقدار سے زیادہ پٹرول کا مطالبہ کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے۔

جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں برطانوی بیڑے کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔

پشاور ۵ مئی۔ سرحدی صوبہ کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے یہاں پھر اپنی طبی پریکٹس شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۵ مئی۔ پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر میجر اٹیلے نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مجھے شک ہے۔ ہم اس جنگ میں اپنے تمام ذرائع استعمال نہیں کر رہے۔ اور قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر قربان کیا جا رہا ہے۔ ناروے میں اتحادیوں کی پسپائی سے قوم میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہمیں اس وقت دلیر اور اولوالعزم لیڈر کی ضرورت ہے۔

سٹاک ہالم ۵ مئی۔ سیکیگر راک کے قریب برطانیہ کے جنگی جہازوں نے جرمنی کے دو فوجی جہاز جو ڈنمارک سے اوسلو جا رہے تھے۔ غرق کر دئے۔ ان میں ۱۵ ہزار جرمن سپاہی اور کئی ٹینک اور توپیں تھیں۔ جو سب ڈوب گئیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ بوڈاپسٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہنگری اور سلواکیہ میں کشیدگی بڑھ رہی ہے ہنگرین گورنمنٹ نے مصالحت کی بہت کوشش کی۔ مگر سلواکیہ کی حکومت کی اشتعال انگیزیاں بروزافزوں ہیں۔

شملہ ۶ مئی۔ کل یہ خبر یونائیٹڈ پریس کی طرف سے دی گئی تھی کہ وزرائے ہند بنگال اور پنجاب کے وزراء اعظم سے ملیں گے۔ یہاں سے سرکاری حلقوں میں اس خبر کو غلط بتایا گیا ہے۔

دہلی ۶ مئی۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے حکومت ہند کو ... دیا ہے کہ حکومت امریکہ اس وقت نئے تجارتی سمجھوتے کر رہی ہے۔ اور اسے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دہلی ۶ مئی۔ یہاں پر چار سو چیڑا ... اور ایک سو کلرکوں کے لئے سرکاری کوارٹر تعمیر کئے جا رہے ہیں جن پر ۹ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

شملہ ۶ مئی۔ آج یہاں تعلیم کے سنٹرل ایڈوائزری بورڈ کا اجلاس سر باجپائی کی صدارت میں ہوا۔ اور ایجنڈا پر عام بحث کی گئی۔ ایجنڈا میں صوبائی حکومتوں کی رپورٹیں بھی تھیں۔ بورڈ نے جو تجاویز حکومت ہند کو بھیجی تھیں۔ ان پر عمل درآمد کا سوال بھی زیر غور آیا۔ کل بھی اجلاس ہوگا جس میں بعض فیصلے کئے جائیں گے۔

دہلی ۶ مئی۔ ہندو مہاسبھا کے وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر مونجے نے کہا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں کو یہ تجویز مان لینی چاہئے۔ کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی ایک چھوٹی سی گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو آئندہ آئین کی موٹی موٹی باتوں پر غور کرے۔

لاہور ۶ مئی۔ ۱۹ مارچ کو خاکساروں پر گولی چلائے جانے کے واقعہ کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی کا اجلاس آج پھر شروع ہوا۔ خاکساروں کی طرف سے آج شہادات پیش ہونی تھیں۔ مگر ان کے وکیل خلیفہ شجاع الدین صاحب نے کہا۔ کہ چونکہ خاکساروں کے نائب حاکم اعلیٰ نے مجھے شہادت پیش کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اس لئے میں کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتا۔

لنڈن ۶ مئی۔ بلغاریہ کے وزیر دفاع نے آج تقریر میں کہا کہ ہم لڑائی سے بالکل الگ تھلگ رہنا چاہتے ہیں۔

کل وزیر اعظم وزیر جنگ اور وزیر فضائی پارلیمنٹ میں ناروے کی جنگ کے متعلق بیان دیں گے اپوزیشن کی طرف سے بھی تقریریں ہونگی۔

ناروے کے وزیر خارجہ اور وزیر جنگ یہاں آئے ہیں۔ تا ناروے میں لڑائی کے دوسرے حصہ کے متعلق حکومت برطانیہ سے مشورہ کر سکیں۔ چنانچہ وہ وزراء سے مل رہے ہیں۔ واپسی سے قبل وہ فرانس کے وزراء سے ملنے پیرس بھی جائیں گے۔

برطانوی پریس لکھ رہا ہے۔ کہ لڑائی کے بارہ میں کیبنٹ کو زور سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وزراء کو آئندہ پروگرام مرتب کرنے کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے اور اس لئے ان کے نائب وزراء کا تقرر ضروری ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ نمساس سے انگریزی فوجیں ہٹا لینے پر انگریزوں کا جو نقصان ہوا ہے۔ جرمنی نے اسے بہت بڑھا چڑھا کر بتایا ہے۔ برطانیہ کے محکمہ جنگ نے ایک اعلان میں جرمنی کے بیان کے پول کھول دیئے ہیں جرمنی کے ہوائی جہازوں نے جب انگریزی سمندری جہازوں پر حملہ شروع کیا تو انگریزی توپوں نے ایسا اچھا دفاع کیا کہ فوجیں لے جانے والے جہازوں پر جرمن ہوائی جہازوں کا ایک بھی تیر نہ لگا اس کے مقابلہ میں دو جرمن جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۶ مئی۔ برطانوی گورنمنٹ کی اب بھی یہی پالیسی ہے۔ کہ اٹلی سے اپنے تعلقات اچھے رکھے اور ان تعلقات کو استوار رکھے۔ روم کے سمندر میں جو کاروائی کی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے بعض اخباروں اور بڑے بڑے لوگوں نے ایسی باتیں کرنی شروع کر دی تھیں جن سے خطرہ کا اظہار ہوتا تھا۔ مگر امید ہے اب یہ تعلقات درست ہو جائیں گے۔ اٹلی کے انگریزی سفیر جو لنڈن آئے ہوئے تھے۔ آج واپس روم پہنچ جائیں گے۔

شملہ ۶ مئی۔ آج ایک فوجی اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجی افسروں کی تنخواہیں اگلے مارچ تک وہی رہیں گی جو اب ہیں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کلرکوں وغیرہ کو بدل دینے کے بجائے عورتیں بھرتی کی جائیں گی۔

شملہ ۶ مئی۔ سر محمد یعقوب نے کانگرسی لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ پیش آمدہ خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کے ساتھ مل کر کوشش کریں۔ انہوں نے کہا۔ مصر لڑائی کے بہت قریب پہنچ چکا ہے۔ اور اب ہندوستان بھی گھوڑے کی نیند نہیں سو سکتا۔ ہندوستانی لیڈروں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ وقت قریب آ گیا ہے جب آئینی اصلاحات کی بجائے اپنے ملک کی بچاؤ کی فکر کرنی چاہیئے حکومت برطانیہ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی یہ ماننے پر مجبور ہوگا۔ کہ ہم انگریزوں کے ماتحت جس قدر آرام میں رہ سکتے ہیں کسی اور کے ماتحت نہیں رہ سکتے۔

شملہ ۶ مئی۔ ہندوستان کے جاپانی قونصل جنرل آج صبح بمبئی سے شملہ پہنچے تاکہ اس بات کا فیصلہ کریں کہ ہندوستان اور جاپان میں تجارتی سمجھوتہ کی گفتگو کب سے شروع کی جائیگی۔

کلکتہ ۶ مئی۔ کانگرس کے پریذیڈنٹ مولانا آزاد آج صبح نینی تال پہنچے جہاں وہ ایک ماہ ٹھہریں گے۔

کراچی ۶ مئی۔ سکھر کے جھگڑے کی چھان بین شروع ہو گئی ہے مسلم لیگ کی طرف سے ڈاکٹر عالم اور ہندوؤں کی طرف سے مسٹر شہانی پیش ہونگے۔

کلکتہ ۶ مئی۔ بنگال کے وزیر اعظم آج کلکتہ سے دارجلنگ جائیں گے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی